جوشؔ ملیح آبادی

(1982-1898)

شبیر حسن خاں نام، تخلص جوش اور وطن ملیح آباد تھا۔ پیدائش لکھنؤ میں ہوئی۔ علم وادب کی روایت خاندان میں بزرگوں سے چلی آ رہی تھی۔ ان کے پردادا نواب فقیر محمد خاں گویاؔ اپنے زمانے کے معروف رئیس اور شاعر تھے۔ ابتدائی تعلیم وتربیت کے مراحل جوش نے گھر ہی پر طے کیے۔ عربی وفارسی میں اچھی استعداد پیدا کی۔ اس کے بعد لکھنؤ، سیتا پور، آگرہ اور علی گڑھ میں تعلیم حاصل کی۔

1916 میں والد کے انتقال کے بعد وہ کولکتہ چلے گئے۔ یہیں اُن کی ملاقات رابندرناتھ ٹیگور سے ہوئی۔ اُن کی پُرکشش شخصیت اور شاعری نے جوش کو بہت متاثر کیا۔ انھیں کے اثر سے جوش شاعرانہ تخلیقی نثر لکھنے اور شعر کہنے کی طرف مائل ہوئے۔ جوش کی نثر کے علاوہ ابتدائی شاعری میں بھی ان اثرات کو بخوبی دیکھا جاسکتا ہے۔

1924 میں وہ عثمانیہ یونی ورسٹی، حیدرآباد کے دارالترجمہ میں ناظرِ ادب کے طور پر ملازم ہوگئے۔ یہاں انھوں نے تقریباً دس سال کام کیا۔ 1934 میں دہلی آگئے جہاں ان کے کئی شعری مجموعے شائع ہوئے۔ ''قلم'' کے عنوان سے ایک رسالہ بھی جاری کیا۔ اس کے بعد وہ پونا کی ایک فلم کمپنی میں ملازم ہوگئے۔ آزادی کے بعد وہ حکومتِ ہند کے رسالے '' آج کل'' کے مدیر مقرر ہوئے اور دلّی میں سکونت اختیار کرلی۔ 1955 میں حکومتِ ہند نے انھیں پدم بھوشن کے اعزاز سے نوازا۔ 1956 میں وہ پاکستان چلے گئے۔ ایک عرصے تک ترقی اردو بورڈ، کراچی سے منسلک رہے اور اردو لغت کا کام کرتے رہے۔ زندگی کے باقی دن انھوں نے اسلام آباد

© NCERT not to be republished

میں گزارے۔ وہیں ان کا انتقال ہوا۔

جوش ملیح آبادی نہ صرف زود گو شاعر تھے بلکہ کم سے کم وقت میں طویل نظمیں کہنے کی استعداد بھی رکھتے تھے۔ اُن کا پہلا مجموعۂ کلام ''روحِ ادب'' 1929 میں شائع ہوا۔ اس کے بعد اُن کے کئی مجموعے منظرِ عام پر آئے جن میں ''شعلہ وشبنم''، ''حرف وحکایت'' اور ''سنبل وسلاسل'' بہ طور خاص قابلِ ذکر ہیں۔ اُن کا آخری شعری کارنامہ نامکمل طویل نظم ''حرفِ آخر'' ہے۔ نثر میں اُن کا سب سے اہم کارنامہ اُن کی خودنوشت ''یادوں کی برات'' ہے۔

جوش نے غزلیں اور رباعیاں بھی کہی ہیں لیکن بنیادی طور پر وہ نظم کے شاعر ہیں۔ ابتدا میں اُن کی نظموں کا موضوع فطرت کی تصویر کشی تھا جس کی وجہ سے انھیں شاعرِ فطرت کہا جاتا رہا۔ تحریکِ آزادی کے زیرِ اثر اُنھوں نے حبِ وطن کے گیت گائے اور سیاسی مسائل کو موضوع بنایا اور اپنے ولولہ انگیز لب و لہجے کی وجہ سے ''شاعرِ انقلاب'' کہلائے۔ زبان پر جوش کو غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ وہ الفاظ کے جادوگر کہے جاتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

”البیلی صُبح“

نظر جھکائے عروسِ فطرت جبیں سے زُلفیں ہٹا رہی ہے
سحر کا تارا ہے زلزلے میں، اُفق کی لو تھرتھرا رہی ہے
روِش روِش نغمۂ طرب ہے، چمن چمن جشن رنگ و بو ہے
طیور شاخوں پہ ہیں غزل خواں، کلی کلی گنگنا رہی ہے
ستارہ صُبح کی رسیلی، جھپکتی آنکھوں میں ہیں فسانے
نگارِ مہتاب کی نشیلی نگاہ جادو جگا رہی ہے
طیور، بزم سحر کے مطرب، لچکتی شاخوں پہ گا رہے
نسیم، فردوس کی سہیلی، گلوں کو جھولا جھلا رہی ہے
کلی پہ بیلے کی، کس ادا سے پڑا ہے شبنم کا ایک موتی
نہیں، یہ ہیرے کی کیل پہنے کوئی دُلہن مسکرا رہی ہے
سحر کو مدِّ نظر ہیں کتنی رِعایتیں چشمِ خوں فشاں کی
ہوا بیاباں سے آنے والی لہو کی سرخی بڑھا رہی ہے
شلوکا پہنے ہوئے گُلابی، ہر اِک سبک پنکھڑی چمن میں
رنگی ہوئی سرخ اوڑھنی کا ہوا میں پلّو، سکھا رہی ہے
فلک پہ اِس طرح چھپ رہے ہیں ہلال کے گرد و پیش تارے
کہ جیسے کوئی نئی نویلی جبیں سے افشاں چھڑا رہی ہے
کھٹک یہ کیوں دِل میں ہو چلی پھر؟ چٹکتی کلیو! ذرا ٹھہرنا
ہوائے گلشن کی نرم رو میں یہ کیسی آواز آ رہی ہے؟

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی

البیلی	:	نرالی انوکھی، الّھڑ
عروس	:	دلہن
اُفق	:	آسمان کا کنارہ، وہ جگہ جہاں زمین و آسمان ملتے ہوئے دکھائی دیتے ہوں۔(جمع آفاق)
روش	:	کیاریوں کے درمیان کا راستہ
نغمۂ طرب	:	خوشی کا گیت
طیور	:	طائر کی جمع، پرندے
نگار	:	محبوبہ
بزمِ سحر	:	صبح کی محفل
مطرب	:	گانے والے
فردوس	:	سب سے اعلیٰ جنت
چشم خوں فشاں	:	خون بہانے والی آنکھ
شلوکا	:	ایک قسم کا چھوٹا کرتا
سبک	:	نازک، ہلکی
افشاں	:	چاندی سونے کے ذرّات یا مقیّش کی باریک کترن جو عورتیں بالوں پر چھڑکتی ہیں
نرم رو	:	دھیمی چال

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- 'البیلی صبح' جوش کی ان نظموں میں سے ہے جن کی وجہ سے انھیں شاعر فطرت کہا گیا ہے۔ اس نظم میں انھوں نے موسم بہار کی ایک حسین صبح کا منظر بہت ہی دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔
- اس نظم میں جوش نے اپنے مشاہدات کو مختلف تشبیہوں اور استعاروں کے ذریعے بیان کیا ہے۔

سوالات

1. صبح کے منظر کو شاعر نے کس انداز میں پیش کیا ہے؟
2. صبح کے وقت کلی کے گنگنانے سے کیا مراد ہے؟
3. شبنم کے موتی کو ہیرے کی کیل کیوں کہا گیا ہے؟
4. صبح کے وقت سرخی پھیلنے کو شاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟
5. شاعر آخری شعر میں چٹکتی کلیوں سے کیا کہہ رہا ہے؟

عملی کام

- نظم کا خلاصہ لکھیے۔
- اس نظم میں جو تشبیہات اور استعارات آئے ہیں ان کو تلاش کر کے لکھیے۔

© NCERT not to be republished